45522 - بیوی دعوی کرتی ہے کہ خاوند نے اس کی بیٹی سے جنسی زیادتی کی اور بھاگ کیا کیا خود بخود ہی طلاق واقع ہو جائیگی ؟

سوال

ایک مسلمان عورت جس کی چند ماہ کی بیٹی تھی نے ایک مسلمان شخص سے شادی کی مذکورہ شخص اس بچی کے لیے باپ کی ذمہ داری ادا کر رہا تھا، لیکن وہ شخص اپنے ملک سے واپس لوٹ کر آیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس نے چھوٹی بچی کے ساتھ زیادتی کی ہے، اور احتمال ہے جنسی زیادتی بھی ہوئی ہو، لیکن مذکورہ شخص اس سے انکار کرتا ہے.
اس کے مقابلہ میں میڈیکل رپورٹ بتاتی ہے کہ اس سے جنسی زیادتی ہوئی ہے، اور کچھ ہفتے علاج معالجہ کے بعد بچی نے یہ اقرار کیا کہ اس شخص نے ہی اس سے یہ کھلواڑ کیا ہے، اور اس کا ابھی تک یہی خیال ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ صرف بوس و کنار تک ہی رہا ہے.
اس وقت سے ابھی تک مذکورہ شخص واپس نہیں آیا اور اس کی تلاش جاری ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا میری یہ شادی خود بخود ہی ختم اور باطل ہو جائیگی یا نہیں، اور اگر ختم نہیں ہوئی تو ماں اس شادی کو کس طرح ختم کر سکتی ہے، برائے مہربانی جواب ارسال ضرور کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلاشك اس عورت کے خاوند نے بچی کے ساتھ جو کچھ کیا ہے - اگر ثبوت مل جائے - اس کی بنا پر وہ رجم کا مستحق ٹھرتا ہے، یعنی اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے، اس طرح کے حادثات و واقعات اللہ تعالی کی شریعت مطہرہ سے دوری کی دلیل ہیں.

جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمان شخص کو چاہیے کہ جس سے وہ رغبت رکھتا ہے اس سے شادی کی کوشش کرنی چاہیے، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی قریبی رشتہ دار لڑکیوں کو کمزور ایمان والے اشخاص سے خلوت کرنے میں سستی و کوتاہی مت کرے چاہے وہ چھوٹی عمر کی ہی ہوں.

دوم:

یہ معلوم ہے کہ آدمی کے لیے نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ عقد نکاح ہو جانے کے بعد بیوی کی ماں یعنی ساس سے شادی کرے، اور اگر عورت سے دخول کر لے تو اس عورت کی بیٹی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا.

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جب کوئی شخص بیوی کی بہن یعنی اپنی سالی یا بیوی کی بیٹی یا بیوی کی ماں سے زنا کرے تو کیا اس کے لیے اس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے اور اسے طلاق دینا واجب ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

اور اگر اس نے اس عورت سے ابھی شادی نہیں کی تو کیا وہ اس عورت سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب یہ ہے کہ:

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے:

1 ـ جمہور علماء کرام کے ہاں اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عروۃ اور سعید بن مسیب اور امام زہری کا قول ہے، اور جمہور علماء کا مسلك بھی یہی ہے.

بعض اہل علم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائیگی، لیکن یہ ضعیف ہے، اور صحیح یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جمہور علماء کرام کی دلیل یہ ہے کہ:

یعنی شریعت میں نکاح کا اطلاق تو معقود علیہا یعنی جس عورت کے ساتھ عقد نکاح کیا جائے اس پر ہوتا ہے، نہ کہ صرف وطئ کرنے سے.

اور اس لیے بھی کہ زنا میں نہ تو کوئی مہر ہوتا ہے اور نہ ہی عدت اور وراثت.

ابن عبد البر کہتے ہیں:

سب علاقوں کے اہل فتوی حضرات کا اتفاق ہے کہ زانی پر وہ عورت حرام نہیں ہوتی جس سے ان نے زنا کیا ہے، اس لیے اس کی ماں اور بیٹی سے نکاح کرنا بھی جائز ہوا.

2 ـ ابراہیم نخعی، شعبی، ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب، احمد اسحاق ـ اور مالك کی ایك روایت یہ ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کیا جائے تو اس کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیگی.

3 ۔ احناف کا مسلک یہ ہے ۔ اور شافعی کا ایک قول ۔ کہ کسی مباح سبب کی وجہ سے شہوت کے ساتھ مباشرت ملحق ہو گی جماع کے ساتھ کیونکہ یہ استمتاع ہے، لیکن حرام مثلا زنا یہ اثرانداز نہیں ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ بیوی کی ماں کو صرف چھونے اور اس کی شرمگاہ دیکھنے سے ہی اس پر بیوی حرام ہو جائیگی.

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ان کا کہنا ہے کہ: جب کوئی شخص کسی عورت کا وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لیے حلال نہیں یا پھر اسے شہوت کے ساتھ چھو لے تو اس پر وہ سب حرام ہو جائینگی.

دیکھیں: المصنف (3 / 303).

جمہور کا مذہب راجح ہے یہ کہ بیوی کی ماں یا بیٹی یا بہن سے کوئی حرام کام کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوگی، چاہے اس نے اس عورت سے شادی کی ہو یا شادی کے بعد.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جس خاوند نے بیوی کی بیٹی سے زیادتی کی حتی کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے تو بھی اس حرام اور قبیح فعل کی بنا پر اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

" جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی "

صحیح بخاری (5 / 1963).

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے:

ایک شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے حرام کا ارتکاب کر لیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

" اس نے دو حرمتوں کو پامل کیا، لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی "

سنن بیہقی (7 / 168) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مسئلۃ:

اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کر لیا تو کیا اس عورت کی اصل اور فرع دونوں اس پر حرام ہو جائینگی، اور

کیا اس عورت پر اس شخص کی اصل اور فرع دونوں حرام ہو جائینگی ؟

جواب:

حرام نہیں ہونگی؛ کیونکہ یہ اس آیت میں داخل نہیں ہیں:

اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری پرورش کردہ وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں ی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے النساء (23).

زانی عورت اس میں داخل نہیں ہوتی؛ چنانچہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو ہم یہ نہیں کہینگے: یہ عورت اس کے حلائل یعنی اس کی بیویوں میں شامل ہو گئی ہے اور نہ ہی ہم یہ کہیں گے: جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں اس کی بیوی کی ماں شامل ہوگئی ہے؛ تو پھر یہ حلال ہو گی کیونکہ یہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں داخل ہوتی ہے:

اور ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں النساء (24).

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 179).

سوم:

آپ کو حق حاصل ہے کہ شرعی قاضی سے دو شرعی اسباب کی بنا پر فسخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہیں:

پہلا سبب:

خاوند کے فسق و فجور کی بنا پر کہ اس نے یہ قبیح جرم کیا ۔ اس کے ثابت ہو جانے کے بعد ۔ .

دوسرا سبب:

خاوند کا گھر سے غائب ہو جانا، یہ دونوں ایسے سبب ہیں جن کی بنا پر آپ کے لیے فسخ نکاح طلب کرنا حلال ہو جاتا ہے، اور آپ کے لیے پورے حقوق طلب کرنا جائز ہو جاتے ہیں.

اسے طلاق ضرر یعنی ضرر کی بنا پر طلاق کا نام دیا جاتا ہے، امام مالك اور امام احمد دونوں کا یہی کہنا ہے، وہ ضرر جس کی بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی طلب کرنا جائز ہو جاتی ہے وہ ہر اس ضرر کو شامل ہے جو

بیوی کے لیے نقصان اور برے سلوك کا باعث بنے چاہے وہ جسمانی ہو یا نفسیاتی یا معنوی.

اور یہ چیز عورتوں اور ماحول اور عرف عام اور رسم و رواج کے مختلف ہونے کی بنا پر مختلف ہوگی، جس ضرر کی بنا پر عورت علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے اس کی مثالوں میں یہ شامل ہے کہ:

بیوی کوب یغر کسی شرعی سبب کے زدکوب کیا جائے، اور اسے کسی ایسے فعل کو سرانجام دینے پر مجبور کیا جائے جو حرام ہو یا پھر واجب ترك کرنے پر مجبور کیا جائے، اور خاوند کا فسق و فجور اور اس کا برا سلوك بھی اسی میں شامل ہے.

واللہ اعلم .